

۳۔ نوعِ بشر سے محبت حیدر علی نظم طباطبائی

پہلی بات : کہا جاتا ہے کہ جو زمین والوں سے محبت کرے آسمان والا اس سے محبت کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے حسنِ سلوک کرنا بھی عبادت کی ایک قسم ہے۔ جو لوگ مخلوق سے محبت کرتے ہیں دنیا میں ان کی بھی عزت و توقیر کی جاتی ہے۔ نوعِ بشر سے ہمدردی اور ان کے ساتھ محبت کا عمل انسان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں نیک لوگوں کی فہرست میں ان کا نام درج ہوتا ہے۔ انسان سے ہمدردی کے اس عمل کی اہمیت کو شاعر نے اس نظم میں ایک واقعے کی صورت میں بیان کیا ہے۔

جان پہچان : سید حیدر علی نظم طباطبائی (۱۸۵۲ تا ۱۹۳۳ء) ایک قادر الکلام اور کہنہ مشق شاعر تھے۔ انھوں نے کئی انگریزی نظموں کے منظوم ترجمے اردو میں اتنی کامیابی کے ساتھ کیے ہیں کہ ان پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ انھیں زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ ذیل کی نظم بھی انگریز شاعر ڈی ہنٹ کی نظم کا ترجمہ ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم بن ادہم کے قصے کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ بنی نوعِ انسان سے محبت افضل عبادت ہے۔

ابو ابنِ ادہمؑ پہ رحمتِ خدا کی وہ کیا دیکھتا ہے کہ نورِ قمر سے
ہوا خوابِ شیریں سے بیدار اک شب درخشاں ہیں کمرے کے دیوار و در سب

وہاں رونقِ افروز ہے اک فرشتہ ابو نے نہایت دلیری سے پوچھا
کتابِ طَلائی میں کچھ لکھ رہا ہے ”بتا اے فرشتے ! یہ تحریر کیا ہے؟“

اُٹھایا فرشتے نے سر اپنا فوراً بتایا کہ یہ نام ان اشخاص کے ہیں
نظر کی ابو پر بہ صد مہربانی جنہیں حق سے ہے اُلفتِ غیر فانی

ابو نے کہا، ”کیا مرا نام بھی ہے؟“ یہ معلوم کر کے وہ آہستہ بولا
مگر اس کا دل مطمئن تھا سراسر ہلایا فرشتے نے انکار کا سر

”مجھے کم سے کم ایسے لوگوں میں لکھ دے فرشتے نے یہ بات منظور کر لی
جو کرتے ہیں نوعِ بشر سے محبت“ لکھا نام اس کا ہوا واں سے رخصت

مگر دوسری رات پھر وہ فرشتہ ابو ابنِ ادہمؑ معاً جاگ اُٹھا
بہت شادماں ہو کے کمرے میں آیا کچھ اس قسم کی روشنی ساتھ لایا

دکھائے ان اشخاص کے نام اس نے جنہیں عشق حق نے مشرف کیا تھا
ابو ابن ادہم، مگر سب سے پہلے کتابِ طلائی میں لکھا ہوا تھا

خلاصہ کلام : اس نظم میں شاعر نے انسانی ہمدردی کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی اہمیت کو ایک قصے کی شکل میں بیان کیا ہے۔ ابراہیم بن ادہم ایک مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔ وہ بڑے اللہ والے تھے اور صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزارا کرتے۔ ایک باریوں ہوا کہ انہیں خواب میں ایک سنہری کتاب لیے فرشتہ نظر آیا۔ انہوں نے فرشتے سے پوچھا کہ اس کتاب میں کیا لکھا ہے تو فرشتے نے کہا کہ اللہ سے محبت کرنے والوں کے نام ہیں۔ اپنے نام کے متعلق انہوں نے فرشتے سے پوچھا تو فرشتے نے انکار کر دیا۔ ابن ادہم نے کہا کہ کم از کم میرا نام لوگوں سے محبت کرنے والوں ہی میں درج کر دے۔ دوسرے دن دوبارہ فرشتہ آیا تو لوگوں سے محبت کرنے کی بنیاد پر ان کا نام کتاب میں سب سے اوّل نمبر پر تھا۔

معنی و اشارات

Shining	روشن	- درخشاں	حضرت ابراہیم ادہم مراد ہیں جو بلخ کے
Present	مراد موجود	- رونق افروز	بادشاہ تھے۔ انہوں نے بادشاہی چھوڑ کر
Golden	سنہری	- طلائی	درویشی اختیار کر لی تھی۔
Glad, happy	خوش	- شادماں	Abou ben Adhem
At the same instant, فوراً، اچانک	-	معاً	Sleep مراد نیند
Endowed	جسے شرف اور بزرگی حاصل ہو	- مشرف	خواب شیریں - میٹھی نیند، اطمینان اور آرام کی نیند
			Sweet dreams, healthy sleep

مشق

نظم ’نوع بشر سے محبت‘ کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیوں کو مکمل کیجیے۔

● بیان مکمل کیجیے۔

- ۱۔ فرشتہ اپنی کتاب میں لکھ رہا تھا کہ
- ۲۔ ابو ابن ادہم نے فرشتے سے کہا کہ
- ۳۔ دوسری رات فرشتے کی کتاب میں ابو ابن ادہم کا نام سب سے اوپر لکھا ہوا تھا کیونکہ

● اس نظم کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

● درج ذیل شعر کا مطلب سمجھائیے۔

”مجھے کم سے کم ایسے لوگوں میں لکھ دے
جو کرتے ہیں نوع بشر سے محبت“

● فرشتہ جن افراد کے نام لکھ رہا تھا، ان کی خصوصیت لکھیے۔

● دوسرے دن فرشتے کی شادمانی کا سبب لکھیے۔

● ابو ابن ادہم کا وہ سوال لکھیے جس کا جواب فرشتے نے انکار میں دیا۔

❁ ابوابن ادہم کی اُس التجا کو لکھیے جس کو فرشتے نے قبول کیا تھا۔

❁ نظم کو پڑھ کر ذیل کی واقعاتی ترتیب درست کیجیے۔

۱۔ فرشتے کا شادماں آنا

۲۔ ابوابن ادہم کا فرشتے سے سوال کرنا

۳۔ کتابِ طلائی میں سب سے پہلا نام ہونا

۴۔ ابوابن ادہم کا نیند سے جاگنا

❁ ابوابن ادہم کا نام طلائی کتاب میں سب سے پہلے لکھ جانے پر اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔

❁ ذیل کے اشعار کے مفہوم کو اپنے لفظوں میں لکھیے۔

دکھائے ان اشخاص کے نام اس نے

جنہیں عشقِ حق نے مشرف کیا تھا

ابو ابن ادہم ، مگر سب سے پہلے

کتابِ طلائی میں لکھا ہوا تھا

❁ انسانوں سے محبت پر دس جملوں کا مضمون لکھیے۔

قواعد:

❁ ذیل کی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

❁ نظم کے دوسرے بند کا قافیہ نقل کیجیے۔

❁ لغت کی مدد سے ذیل کے معنی تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ ابو ۲۔ ابن

۳۔ نوعِ بشر ۴۔ مشرف

۵۔ عشقِ حق ۶۔ غیر فانی

۷۔ نورِ قمر ۸۔ فرشتہ

❁ ذیل کے واحد/جمع لکھیے۔

۱۔ اشخاص ۲۔ کتاب

۳۔ نور ۴۔ اقسام

استعارہ

یہ شعر پڑھیے:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا

ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

اس شعر میں ہندوستان کو گلستاں اور ’ہم‘ کو ’بلبلیں‘ کہا گیا ہے۔

یہاں یہ نہیں کہا کہ ہندوستان گلستاں کی طرح ہے اور ہم بلبل جیسے ہیں۔

اگر ایسا ہوتا تو یہ تعلق تشبیہ کا ہوتا۔ یہاں حرفِ تشبیہ (طرح، مانند

وغیرہ) استعمال نہیں کیے گئے ہیں۔ جب حرفِ تشبیہ کے بغیر دو اسموں کو

ایک جیسا بتایا جاتا ہے تو شعر میں اس صنعت کو ’استعارہ‘ کہتے ہیں۔

❁ ذیل کے شعر میں استعارے کے الفاظ تلاش کیجیے۔

پر بت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسمان کا

وہ سنتری ہمارا ، وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں

گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

